S_1999_4_269_276

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 4 ایس سی آر

میسرز اوم پرکاش شیو پرکاش

بنام۔

کے۔آئی۔کیوریاکوس اور دیگران

1 نومبر 1999

کے۔ٹی۔تھامس اور ایم۔بی۔شاہ، جسٹسز

خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام کا قانون، 1954۔

دفعات 16، 16(1)(اے) اور 20-اے-قانون کے تحت کسی معاملے میں صنعت کار، تقسیم کار یا فروخت کنندہ کو شامل کرنے کا عدالت کا اختیار۔-دفعات 20-اے کے تحت طاقت کو اس وقت تک استعمال نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مقدمہ شروع نہ ہو اور مقدمہ ختم نہ ہو-اسے دفعات (1) 254 مجموع ضابطہ فوجداری، 1973-دفعات 2(جی)، 251، (1)254، 262 اور 319 میں تصور کردہ مرحلے تک پہنچنے کے بعد ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فوڈ انسپکٹر نے پانچ افراد کے خلاف پریوینشن آف فوڈ ایڈولٹریشن ایکٹ 1954 کی دفعہ (1)16 کے تحت ٹرائل کورٹ میں شکایت درج کرائی۔ پانچویں ملزم نے اپیل کنندہ فرم کو اس بنیاد پر مدعو کرنے کے لیے درخواست دائر کی کہ اس نے اپیل کنندہ سے مقررہ معیار کے مطابق کھانے کی چیز نہیں خریدی تھی جس کی اجازت ٹرائل کورٹ نے دی تھی۔ٹرائل کورٹ کے حکم کے خلاف، اپیل کنندہ نے مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت اس بنیاد پر عدالت عالیہ کا رخ کیا کہ اسے مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے پہلے شامل نہیں کیا جا سکتا تھا جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا۔عدالت عالیہ کے حکم سے ناراض ہو کر اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: .1 پریوینشن آف فوڈ ایڈولٹریشن ایکٹ 1954 کے تحت جرائم سے متعلق مقدمات میں مینوفیکچرر، تقسیم کار یا فروخت کنندہ کو شامل کرنے کا عدالت کا اختیار ایکٹ کی دفعہ 20-اے میں تصور کیا گیا ہے۔دفعہ 20-اے کے تحت اختیارات کو استعمال کرنے کے لیے ضروری شرائط یہ ہیں کہ (1) مقدمہ پہلے

ہی شروع ہو چکا ہونا چاہیے تھا؛ (2) مقدمہ قانون کے تحت کسی ایسے جرم کا ہونا چاہیے جو مبینہ طور پر کھانے کی اشیاء کے صنعت کار یا تقسیم کار یا فروخت کنندہ کے علاوہ کسی اور شخص نے کیا ہو؛ (3) عدالت کو مطمئن ہونا چاہیے کہ ایسا صنعت کار یا ڈیلر یا تقسیم کار بھی جرم سے متعلق ہے؛ (4) عدالت کے سامنے پیش کیے گئے ثبوت پر اس طرح کا اطمینان تشکیل پایا ہوگا۔"(273-بی، ای، ایف)

.2 مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 319 عدالت کو کسی بھی ایسے شخص کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار دیتی ہے جو جرم کا مجرم ظاہر ہوتا ہے اور جسے ملزم نہیں بنایا گیا ہے۔ دفعہ 319 آف سی آر پی سی اور ایکٹ کی دفعہ 20-اے کے درمیان اختلافات میں سے ایک یہ ہے کہ، اگرچہ سابقہ میں یہ ثبوت سے عدالت میں ظاہر ہوتا ہے (یا تو تفتیش یا جرم کے مقدمے کی سماعت کے دوران)، کہ کسی دوسرے شخص پر پہلے سے ہی ملزم ملزم کے ساتھ مقدمہ چلانا ہے، تب عدالت اس دوسرے شخص کے خلاف کارروائی کر سکتی ہے، جبکہ مؤخر الذکر میں عدالت کا اطمینان ہے کہ اس طرح کے صنعت کار (تقسیم کار یا ڈیلر) کو بھی اس جرم سے متعلق ہے، اسے "مقدمے کی سماعت کے دوران اس کے سامنے پیش کردہ شواہد" سے جمع کیا جانا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، دفعہ 20-اے کے تحت اختیار اس وقت تک استعمال نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مقدمہ شروع نہ ہوا اور مقدمہ ختم نہ ہو جائے۔ (273-جی، ایچ؛ 274-اے)

" .3 ٹرائل" کی اصطلاح کو ایک مقررہ معنی نہیں دیا جا سکتا جسے تمام معاملات میں یکساں طور پر لاگو کیا جائے۔ اس لفظ کا مطلب اس فرق کے ساتھ بدلتا ہے جس میں یہ اصطلاح کسی قانون کی کسی خاص شق میں استعمال ہوتی ہے۔ (274-سی-ڈی)

ریاست بہار بنام رام نریش پانڈے اے آئی آر، (1957) ایس سی 389 = (1957) ایس سی آر 279 پر انحصار کیا۔

.4.1 ایکٹ کی دفعہ 16-اے فرسٹ کلاس کے جوڈیشل مجسٹریٹ کو ایکٹ کی دفعہ (1)16 کے تحت جرم کی سماعت کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ سی آر پی سی کے دفعات 262، 251 اور (1)254 کی جانچ پڑتال سے پتہ چلتا ہے کہ ایکٹ کے تحت جرائم کا مقدمہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب مجسٹریٹ ملزم سے پوچھتا ہے کہ آیا وہ جرم قبول کرتا ہے یا نہیں جیسا کہ دفعات 251 سی آر پی سی میں تصور کیا گیا ہے، اگر مجسٹریٹ سمری ٹرائل کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔ لہذا، ایکٹ کے تحت مقدمے کی سماعت میں ثبوت ملزم کی درخواست ریکارڈ کرنے کے بعد ہی پیش کیا جا سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ سیکشن میں تصور کیا گیا ہے۔ اس طرح، یہ واضح ہے کہ مجسٹریٹ کسی بھی شخص کو قانون کی دفعہ 20-اے کے تحت صرف دفعہ (1)254 میں تصور کردہ

مرحلے تک پہنچنے کے بعد ہی مدعو کر سکتا ہے۔اس طرح،موقف واضح ہے کہ دفعہ 20-اے کے تحت طاقت کو مقدمے میں ثبوت پیش کرنے کے مرحلے سے پہلے استعمال نہیں کیا جا سکتا،اور نہ ہی اسے مقدمے کی سماعت کے اختتام کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے۔(274-G-H;275-B-C;H)

میسرز بھگوان داس جگدیش چندر بنام دہلی انتظامیہ،(1975)1ایس سی سی 866 اور دہلی میونسپل کارپوریشن بنام آر سہائی اور دیگر وغیرہ،اے آئی آر (1979)ایس سی 1544 =(1979)3ایس سی آر 625،پر انحصار کیا۔

دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ بنام ریاست ایم۔پی۔اور دیگر،(1995)6ایس۔سی۔سی 62 ممتاز۔

4.2. کسی بھی ملزم کی درخواست ریکارڈ نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی مجسٹریٹ نے اس سے پہلے کہ وہ اپیل گزار کو مدعو کرنے کا حکم دے۔مجسٹریٹ نے وقت سے پہلے اختیارات کا استعمال کرنے کا انتخاب کیا ہے اور اس لیے کارروائی دائرہ اختیار سے باہر ہے۔(271-بی؛276-اے)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار:1999 کی فوجداری اپیل نمبر 1152۔

سی آر ایل ایم سی نمبر 3107 آف C-1998 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 10.6.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے وی۔اے۔موتھا اور دیپک ایم نرگولکر۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے ایم۔پی۔ونود۔

مدعا علیہ نمبر 3-4 کے لیے رومی چاکو اور راجیو مہتا۔

ریاست کیرالہ کے لیے جی۔پرکاش۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

تھامس،جسٹس: اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ ایک فرم ہے۔اسے اب فوڈ انسپکٹر،کوچین کارپوریشن کی طرف سے شروع کیے گئے استغاثہ کے مقدمے میں چھٹے ملزم کے طور پر شامل کیا گیا ہے،جو کہ فوڈ ایڈولٹریشن ایکٹ،1954 (مختصر طور پر "ایکٹ") کی دفعہ 16(1) کے تحت جرم ہے۔اپیل کنندہ نے ضابطہ فوجداری (مختصر طور پر "کوڈ") کی دفعہ 482 کے تحت عدالت عالیہ کا رخ کیا تا کہ اس حکم کو کالعدم قرار دیا جا سکے جس کے ذریعے اپیل کنندہ کو فوجداری مقدمے میں ملزم کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے حکم کے

مطابق عرضی کو خارج کر دیا جسے اب ہمارے سامنے چیلنج کیا جا رہا ہے۔

اٹھائے گئے سوالات سے نمٹنے کے لیے بنیادی حقائق یہ ہیں:

16.9.1995 کو کوچین کارپوریشن کے فوڈ انسپکٹر نے ایرناکولم میں جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت میں پانچ افراد کے خلاف شکایت درج کی، جنہیں ملزم کے طور پر دکھایا گیا تھا، جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ موبائل ویجیلنس اسکواڈ سے منسلک ایک اور فوڈ انسپکٹر نے پہلے ملزم کے کاروباری احاطے کا دورہ کیا تھا اور 750 گرام تور ڈھل کا نمونہ لیا تھا اور اسے قواعد کے مطابق تین حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ جب نمونے کے ایک حصے کا تجزیہ پبلک تجزیہ کار نے کیا تو یہ پایا گیا کہ وہ تور دھل کے لیے مقرر کردہ معیارات کے مطابق نہیں ہے اور اس میں کیسری ڈھل ہے جو ایک ممنوعہ مادہ ہے۔ جیسے ہی پہلے ملزم نے فوڈ انسپکٹر کو بتایا کہ اس نے دوسرے ملزم سے سامان خریدا ہے، فوڈ انسپکٹر نے دوسرے ملزم کو خط بھیجا (تیسرا ملزم دوسری ملزم فرم کا مینیجنگ پارٹنر ہے)۔ خط کے جواب میں تیسرے ملزم نے بتایا کہ اس نے کھانے پینے کا سامان چوتھے ملزم کی فرم سے خریدا ہے (جس میں پانچواں ملزم کاروبار کا انچارج ہے)۔ اس طرح فوڈ انسپکٹر نے شکایت میں مذکورہ بالا تمام پانچوں افراد کو ملزم کے طور پر پیش کیا ہے۔

پانچویں ملزم نے عدالت میں پیشی کے فوراً بعد اپیل کنندہ فرم کو اس بنیاد پر مقدمے میں ملزم کے طور پر شامل کرنے کے لیے درخواست دائر کی کہ پانچویں ملزم نے اپیل کنندہ کمپنی سے تور ڈھل خریدا تھا۔ 23.1.1998 کو فاضل مجسٹریٹ نے مذکورہ درخواست پر مندرجہ ذیل حکم جاری کیا:

"درخواست گزار اور دیگر ملزموں کی بات سنی۔ چونکہ اے پی پی دستیاب نہیں ہے، اس لیے اسے سنا نہیں جا سکا۔ تاہم بل نمبر اوایس/ٹی ڈی/046 تاریخ 7.4.1995 درخواست گزار کی طرف سے پیش کردہ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے میسرز اوم پرکاش شیو پرکاش اکولا سے تور ڈھل خریدا تھا۔ لہذا، انصاف کے مقاصد کے لیے یہ ضروری ہے کہ انہیں اس معاملے میں ملزم کے طور پر شامل کیا جائے۔ لہذا درخواست کی اجازت دی جاتی ہے اور میسرز اوم پرکاش شیو پرکاش لمیٹڈ، کرن بازار، اکولا، جس کی نمائندگی سنجے کمار کر رہے ہیں، کو اس معاملے میں ملزم کے طور پر شامل کیا جاتا ہے۔ اسے سمن جاری کرو۔"

فاضل واحد جج نے اپیل گزار کی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ اسے اس مرحلے پر شامل نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس طرح کے موقف کی حمایت میں فاضل واحد جج نے میسرز بھگوان داس جگدیش چندر بنام دہلی ایڈمنسٹریشن، (1975) 1 ایس سی سی 866 اور دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ بنام ریاست ایم پی اور دیگر، (1995) 6 ایس سی سی 62، کے فیصلوں پر انحصار کیا۔ اسی عدالت عالیہ کے دو دیگر فیصلوں کے

علاوہ۔فاضل واحد جج نے اس طرح مشاہدہ کیا ہے:

"عدالت عظمیٰ اور اس عدالت کے مذکورہ بالا فیصلوں سے یہ واضح ہے کہ مینوفیکچرر کو مقدمے کی سماعت کے کسی بھی مرحلے پر شامل کیا جاسکتا ہے اور اسے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 246 کے تحت الزام تراشی کے بعد ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کیس کی سماعت سمن کیس کے طور پر کی جاتی ہے، جسے پولیس چارج کے علاوہ قائم کیا جاتا ہے۔لہذا، درخواست گزار کے سینئر وکیل کی طرف سے پیش کردہ دلائل، مجموعہ ضابطہ فوجداری کی عمومی توضیعات تحت مقدمے کی سماعت کے آغاز پر غور کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ کے دو ججوں کے بنچ کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے، پی ایف اے ایکٹ کی دفعہ 20-اے میں خصوصی شق کے مقصد کے لیے مقدمے کی سماعت کے آغاز پر کوئی درخواست نہیں ہے۔لہذا، درخواست گزار کی یہ دلیل کہ اس معاملے میں مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے پہلے اسے ملزم کے طور پر پیش کرنے کا مجسٹریٹ کی طرف سے منظور کردہ ضمیمہ-سی کا حکم پائیدار نہیں ہے، قابل عمل نہیں ہے۔"

اب اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ کسی بھی ملزم کی درخواست ریکارڈ نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی مجسٹریٹ نے اپیل گزار کو مدعو کرنے کا حکم دینے سے پہلے اس سے پوچھا تھا۔ایکٹ کے تحت جرائم سے متعلق معاملات میں مینوفیکچرر، ڈسٹری بیوٹر یا ڈیلر کو شامل کرنے کے عدالت کے اختیار کا تصور ایکٹ کی دفعہ 20-اے میں کیا گیا ہے۔اس کا متن اس طرح ہے:

"جہاں اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے مقدمے کی سماعت کے دوران کسی بھی وقت کسی ایسے شخص کی طرف سے ارتکاب کیا گیا ہو، جو کھانے کی کسی چیز کا کارخانہ دار، تقسیم کار یا ڈیلر نہ ہو، عدالت اس کے سامنے پیش کیے گئے ثبوت پر مطمئن ہو کہ ایسا کارخانہ دار، تقسیم کار یا ڈیلر بھی اس جرم سے متعلق ہے، تب عدالت ضابطہ فوجداری، 1973 (2 آف 1973) کی دفعہ 319 کی ذیلی دفعہ (3) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، یا دفعہ 20 میں اس کے خلاف اس طرح کارروائی کرسکتی ہے جیسے کہ دفعہ 20 کے تحت اس کے خلاف مبینہ گیا ہو۔''

مذکورہ بالا شق ایکٹ کے دفعہ 20 میں موجود اس پابندی کو ختم کرتی ہے کہ دفعہ میں مذکور حکام کی رضامندی کے علاوہ ایکٹ کے تحت جرائم کے لیے کوئی مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔دفعہ 20-اے کے تحت اختیارات کو استعمال کرنے کے لیے ضروری شرائط یہ ہیں کہ (1) مقدمہ پہلے ہی شروع ہو چکا ہونا چاہیے تھا؛ (2) مقدمہ اس قانون کے تحت کسی ایسے جرم کا ہونا چاہیے جو مبینہ طور پر کھانے کی اشیاء کے بنانے والے یا تقسیم کار یا ڈیلر کے علاوہ کسی اور شخص نے کیا ہو؛ (3) عدالت کو مطمئن ہونا چاہیے کہ اس طرح کے مینوفیکچرر یا

ڈیلر یا تقسیم کار بھی جرم سے متعلق ہیں؛ (4) اس طرح کا اطمینان "عدالت کے سامنے پیش کردہ ثبوت پر" تشکیل پایا ہونا چاہیے۔

ضابطہ اخلاق کی دفعہ 319 عدالت کو کسی بھی ایسے شخص کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار دیتی ہے جسے پہلے ہی ملزم نہیں بنایا جا رہا ہے، اگر کسی جرم کی تفتیش یا مقدمے کی سماعت میں جمع کیے گئے شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے شخص نے کوئی جرم کیا ہے جس کے لیے اس پر پہلے سے ہی ملزم ملزم کے ساتھ مل کر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 319 اور ایکٹ کی دفعہ 20-اے کے درمیان ایک فرق یہ ہے کہ، اگرچہ سابقہ میں یہ ثبوت سے عدالت میں ظاہر ہوتا ہے (یا تو تفتیش یا جرم کے مقدمے کی سماعت کے دوران)، کہ کسی دوسرے شخص پر پہلے سے ہی ملزم ملزم کے ساتھ مقدمہ چلانا ہے، تب عدالت اس دوسرے شخص کے خلاف کارروائی کر سکتی ہے، جبکہ مؤخر الذکر میں عدالت کا اطمینان ہے کہ اس طرح کے صنعت کار (تقسیم کار یا ڈیلر) کو بھی اس جرم سے متعلق ہے، اسے "مقدمے کی سماعت کے دوران اس کے سامنے پیش کردہ شواہد" سے جمع کیا جانا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، دفعہ 20-اے کے تحت اختیار اس وقت تک استعمال نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مقدمہ شروع نہ ہو اور مقدمہ ختم نہ ہو جائے۔

قانون کے تحت کسی جرم کے لیے "مقدمہ" کب شروع ہوتا ہے؟ لفظ "ٹرائل" کی تعریف ایکٹ یا ضابطہ میں نہیں کی گئی ہے۔ تاہم، ضابطہ اخلاق نے مقدمے کو تفتیش سے الگ کیا ہے جیسا کہ ضابطہ اخلاق کے دفعہ 2 (جی) سے نوٹ کیا جا سکتا ہے جس میں لفظ "انکوائری" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"انکوائری کا مطلب ٹرائل کے علاوہ ہر انکوائری ہے، جو اس ضابطے کے تحت مجسٹریٹ یا عدالت کے ذریعے کی جاتی ہے۔

"ٹرائل" کی اصطلاح کو ایک مقررہ معنی نہیں دیا جا سکتا جسے تمام معاملات میں یکساں طور پر لاگو کیا جائے۔ اس لفظ کا مطلب اس فرق کے ساتھ بدلتا ہے جس میں یہ اصطلاح کسی قانون کی کسی خاص شق میں استعمال ہوتی ہے۔ اس عدالت نے ریاست بہار بنام رام نریش پانڈے، اے آئی آر (1957) ایس سی 389 = (1957) ایس سی آر 279 میں کہا ہے:

"ایسا لگتا ہے کہ 'آزمایا' اور 'آزمائش' کے الفاظ کا کوئی مقررہ یا عالمگیر معنی نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ضابطے کے بہت سے دفعات میں جن کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے، 'آزمایا' اور 'مقدمہ' کے الفاظ انکوائری کے بعد کے مرحلے کے حوالے کے معنی میں استعمال کیے گئے ہیں۔ یہ معنی ان دفعات کے الفاظ سے منسلک ہوتا ہے جس میں ان کے استعمال کے سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اس کی

کوئی وجہ نہیں ہے کہ جہاں ان الفاظ کو ضابطہ میں کسی اور سیاق وسباق میں استعمال کیا گیا ہے، انہیں لازمی طور پر ان کے معنی اور اہمیت میں محدود ہونا چاہیے۔ وہ ایسے الفاظ ہیں جن پر اس مخصوص سیاق وسباق کے حوالے سے غور کیا جانا چاہیے جس میں وہ استعمال کیے جاتے ہیں اور زیر غور شق کی اسکیم اور مقصد کے حوالے سے۔"

ہم متعلقہ توضیعات جائزہ لیں گے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ ایکٹ کے تحت جرائم سے متعلق مقدمے کی سماعت کب شروع ہوگی۔ ایکٹ کی دفعہ 16-اے فرسٹ کلاس کے جوڈیشل مجسٹریٹ کو ایکٹ کی دفعہ (1) 16 کے تحت جرم کی سماعت کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ ضابطہ اخلاق کا باب اکیسویں خلاصہ ٹرائلز سے متعلق ہے جس کی دفعہ 262 میں کہا گیا ہے کہ سمن کے مقدمات کی سماعت کے لیے مخصوص طریقہ کار پر کچھ تغیرات کے ساتھ سمری ٹرائل کے لیے عمل کیا جائے گا۔ باب XX کا عنوان "مجسٹریٹ کے ذریعے سمن کے مقدمات کی سماعت" ہے۔ ضابطے کی دفعہ 251 اس باب کی ابتدائی شق ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ جب ملزم مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو یا لایا جائے تو اسے جرم کی تفصیلات بتائی جائیں اور اس سے پوچھا جائے کہ وہ جرم قبول کرتا ہے یا نہیں۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ (1) 254 میں کہا گیا ہے کہ اگر مجسٹریٹ ملزم کو مجرم نہیں ٹھہراتا ہے تو وہ استغاثہ کی سماعت کے لیے آگے بڑھے گا اور "اس طرح کے تمام ثبوت لے گا"۔

متعلقہ دفعات کی مذکورہ بالا جانچ پڑتال سے پتہ چلتا ہے کہ ایکٹ کے تحت جرائم کا مقدمہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب مجسٹریٹ ملزم سے پوچھتا ہے کہ آیا وہ جرم قبول کرتا ہے یا نہیں جیسا کہ کوڈ کی توضیعات دفعہ 251 میں تصور کیا گیا ہے، اگر مجسٹریٹ سمری مقدمے کی سماعت کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔ لہٰذا، ایکٹ کے تحت مقدمے کی سماعت میں ثبوت ملزم کی درخواست ریکارڈ کرنے کے بعد ہی پیش کیا جا سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ دفعہ میں تصور کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ مجسٹریٹ ضابطہ اخلاق کی دفعہ (1) 254 میں تصور کردہ مرحلے تک پہنچنے کے بعد ہی کسی بھی شخص کو قانون کی دفعہ 20-اے کے تحت شامل کر سکتا ہے۔

قانونی تجویز کے معاملے کے طور پر اس عدالت نے میسرز بھگوان داس جگدیش چندر (اوپر) میں واضح طور پر کہا ہے کہ "یہ واضح ہے کہ زیر غور کارروائی صرف مقدمے کی سماعت کے دوران ہی کی جا سکتی ہے"۔ (مذکورہ فیصلے کا حوالہ فاضل واحد جج نے متنازعہ فیصلے میں دیا ہے۔)

فیصلے میں عدالت عالیہ کی طرف سے جس دوسرے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے وہ دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ، (اوپر) ہے۔ اس معاملے میں تین ججوں کی بنچ نے ایکٹ کی دفعہ 20-اے کے ایک اور پہلو پر غور کیا۔ تاہم، مذکورہ فیصلے میں اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے پہلے دفعہ کے تحت کسی بھی مرحلے پر طاقت کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دہلی میونسپل کارپوریشن بنام آر سہائی اور او آر ایس میں۔ وغیرہ، اے آئی آر (1979) ایس سی 1544 = (1979) 3 ایس سی آر 625، اس عدالت کے دو ججوں کے بنچ نے کہا ہے کہ دفعہ 20-اے کے تحت طاقت کا استعمال صرف مقدمے کی سماعت کے دوران کیا جا سکتا ہے۔ اس معاملے میں متعلقہ حقائق یہ تھے کہ ایک مجسٹریٹ نے ایک ملزم کو بری کر دیا اور اس کے بعد اس نے ایکٹ کی دفعہ 20-اے کے تحت مبینہ طور پر مینوفیکچرر کو نوٹس جاری کیا۔ جب مذکورہ صنعت کار نے مجسٹریٹ کی کارروائی کو چیلنج کیا تو اس عدالت نے " کسی بھی جرم کے مقدمے کی سماعت کے دوران" کے الفاظ پر زور دیا، اور اس طرح مشاہدہ کیا:

"دفعہ 20-اے کی ابتدائی لائنیں واضح طور پر ایک ہنگامی صورتحال پر غور کرتی ہیں جہاں اس ایکٹ کے تحت صوابدیدی دائرہ اختیار کا استعمال صرف کسی جرم کے مقدمے کی سماعت کے دوران کیا جا سکتا ہے، یعنی وہ مرحلہ جس پر مجسٹریٹ اس دفعہ کے تحت صوابدیدی کا استعمال کر سکتا ہے اس سے پہلے کہ مقدمے کی سماعت ختم ہو جائے اور بری یا سزا میں ختم ہو جائے۔

اس طرح موقف واضح ہے کہ دفعہ 20-اے کے تحت طاقت کو مقدمے میں ثبوت پیش کرنے کے مرحلے سے پہلے استعمال نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی اسے مقدمے کی سماعت کے اختتام کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ معاملے میں مجسٹریٹ نے وقت سے پہلے اختیارات کا استعمال کرنے کا انتخاب کیا ہے اور اس لیے کارروائی دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ اس لیے ہم عدالت عالیہ اور مجسٹریٹ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ تاہم، ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ یہ فیصلہ مجسٹریٹ کو مناسب مرحلے پر سوال پر نئے سرے سے غور کرنے سے نہیں روکے گا۔

اے۔ کے۔ ٹی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document